38579 ـ جب قییء غالب ہواوربغیر ارادہ وقصد کے کچھ معدہ میں واپس چلی جائے توروزہ فاسد نہیں ہوتا

سوال

میں حمل کیے دوسرے ماہ میں ہوں اور رمضان المبارک میں مجھے قییء آتی ہیے رہتی اوربعض اوقات تو مغرب سے تھوڑی دیر قبل آتی ہیے ، اوربعض اوقات محسوس ہوتا ہیے کہ حلق تک آپہنچی ہیے اس کا حکم کیا ہیے ؟

يسنديده جواب

الحمد للم.

اول:

امام خطابی اورابن المنذر رحمہ اللہ تعالی نے ذکر کیا سے کہ :

علماء کرام کا اس میں کوئي اختلاف نہیں کہ جان بوجھ کریعنی عمدا قییء کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ، اوریہ کہ اگر قییء غالب آجائیے (یعنی خود بخود ہی آئے) تو اس سےروزہ فاسد نہیں ہوتا ۔

ديكهيں : المغنى لابن قدامہ المقدسي (4 / 368) ـ

اس كى دليل سنت نبويہ ميں پائي جاتى ہے امام ترمذى رحمہ اللہ تعالى ابوھريرہ رضي اللہ تعالى عنہ سے بيان كرتے ہيں كہ رسول اكرم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

(جس پر قیيء غالب آجائيے (یعنی خود آئيے) اس پر قضاء نہیں ، اورجوجان بوجھ کرعمدا قیيء کرمے اسے قضاء کرنا ہوگي)

سنن ترمذي حديث نمبر (720) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالى نے اسے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیم رحمه الله تعالی فتاوی میں کہتے ہیں:

قییء کیے بارہ میں یہ ہیے کہ اگر عمدا قییء کی جائیے تو روزہ ٹوٹ جائیے گا ، لیکن اگر خود بخود آئیے تو روزہ نہیں ٹوٹیے گا ۔ ا ھ

×

ديكهير مجموع الفتاوى الكبرى (25 / 266) ـ

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

جس شخص کوخود بخود ہی قییء آجائیے کیا وہ اس دن کیے روزہ کی قضاء کریے گا کہ نہیں ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تها :

اس پر قضاء نہیں ، لیکن اگر اس نے جان بوجھ کرقیيء توقضاء کرنا ہوگي ، اورمندجہ بالاسابقہ حدیث سے ہی استدلال کیا ہے۔ اھ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا :

کیا رمضان المبارک میں قبیء سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اگرتوانسان نیے عمداقییء کی ہوتو اس سیے روزہ ٹوٹ جاتا ہیے ، لیکن اگر خود بخود ہی قییء ہوجائیے تو اس سیے روزہ نہیں ٹوٹتا ، اس کی دلیل ابوھریرہ رضی اللہ تعالی کی حدیث ہیے ، اوراوپربیان کی گئی حدیث ہی ذکر کی ہیے ۔

اگرآپ کوخود بخود قییء آجائے توآپ کا روزہ نہیں ٹوٹے گا ، اوراگر انسان یہ محسوس کرے کہ اس کے معدہ میں گڑبڑ ہے اورہوسکتا ہے اس میں سے کچھ باہر نکل آئے توکیا ہم یہ کہیں گے کہ : آپ پرواجب ہے کہ اسے روکیں ؟ یا پھر اسے جذب کرلیں ؟ نہیں ، لیکن ہم یہ کہیں گے :

آپ ایک الگ اور درمیانہ موقف اختیار کریں ، نہ تو جان بوجھ کرقییء کریں اور نہ ہی اسے روکیں ، اس لیے کہ اگر جان بوجھ کرقییء کریں اور نہ ہی اسے روکیں ، اس لیے کہ اگر جان بوجھ کرقییء کروگیے تو اس سے ضرر اورنقصان اٹھائیں گے ، اس لیے آپ اسے اس کی حالت پر چھوڑ دیں اگر توآپ کیے بغیر کسی فعل اوردخل کیے باہر نکل آئے توآپ کوکچھ نقصان نہیں اورنہ ہی اس سے روزہ ٹوٹے گا ۔ ا ھ ۔ دیکھیں فتاوی الصیام صفحہ نمبر (231) ۔

دوم:

جب قبیء انسان کے بغیر قصدو ارادہ کے قبیء معدہ میں واپس آجائے تواس کا روزہ صحیح ہے ، اس لیے کہ ایسا اس کے اختیا کر بغیرہوا ہے ۔

اللجنة الدائمة (مستقل فتوى كميثى) سے مندرجہ ذیل سوال كيا گيا :

×

روزہ دار نے قبیء کی اوربغیر کسی عمد کے نگلنے کا حکم کیا ہے ؟

كميثى كا جواب تها:

اگرتوجان بوجھ کرقییء کی تواس کا روزہ فاسد ہوگیا ، لیکن اگر قییء خود بخود ہی آجائے توروزہ فاسد نہیں ہوگا ، اوراسی طرح اگر اس نے جان بوجھ کر اسے نہیں نگلا توروزہ فاسد نہیں ہوگا ۔ اھـ

ديكهيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (10 / 254) ـ

والله اعلم.